37820- بے نماز کا روزہ قبول نہیں

سوال

میں رمضان کے روزے تو رکھتی ہوں لیکن نماز نہیں پڑھتی تو کیا میرا روزہ صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

تارک نماز کے روزے قبول نہیں بلکہ اس کا کوئی عمل بھی قبول نہیں ہوتا کیونکہ نماز ترک کرنا کفر ہے ، اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(شرک وکفر اور بندے کے مابین حد فاصل نماز ترک کرنا ہے) صحیح مسلم حدیث نمبر (82) ۔

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (5208) کے جواب کا مطالعہ کریں

اور اس لیے کہ بھی کافر کا تو کوئی بھی عمل قابل قبول نہیں اس کی دلیل فرمان باری تعالی ہے :

{اور انہوں نے جو جو اعمال کیے تھے ہم نے ان کی طرف بڑھ کر انہیں پراگندہ کردیا}. الفرقان (23) ۔

اور ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

{یقینا تیری طرف بھی اور تجھ سے پہلے (کے تمام نبیوں) کی طرف بھی وحی کی گئی ہے کہ اگر تو نے شرک کیا تو بلاشبہ تیرے عمل ضائع ہوجائنگے ، اور یقینا تو نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوجائے گا}. الزمر (65) ۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے اپنی صحیح میں بیان کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جس نے بھی عصر کی نماز ترک کی اس کے اعمال ضائع ہوگئے) صحیح بخاری حدیث نمبر (553) ۔

بطل عملہ کا معنی ہے کہ اس کے اعمال باطل ہوگئے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا ۔

یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالی تارک نماز کا کوئی عمل بھی قبول نہیں کرتا ، لھذا تارک نماز کو اس کا کوئی بھی عمل فائدہ نہیں دے گا ، اور نہ ہی اس کا عمل اللہ تعالی کی جانب اٹھایا جاتا ہے ۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی اس حدیث کے معنی میں کہتے ہیں :

حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ نماز ترک کرنے کی دو قسمیں ہیں :

کلی طور پر نماز ترک کرنا اور بالکل کبھی بھی نماز نہ پڑھنا ، اس وجہ سے اس کے سارے اعمال تباہ ہوجاتے ہیں ۔

دوسری قسم یہ ہے کہ کسی معین نماز کو معین دن میں ترک کیا جائے، اس سے اس دن کے اعمال ضائع ہوجاتے ہیں۔

لھذا عمومی طور پر اعمال کا ضائع ہونا ترک عام کے مقابلہ میں ہے اور معین ضیاع ترک معین کے مقابلہ میں ہے۔ اھ دیکھیں کتاب الصلاۃ صفحہ (65)۔

ہم سوال کرنے والی کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالی کے ہاں توبہ کرے اور اپنے کیے پر نادم ہو کہ اس نے اللہ تعالی کے حق میں کوتاہی کی ہے، اور اپنے آپ کو اللہ تعالی کے غضب اور غصہ وسزا کا سزاوار بنایا ہے۔

اللہ تعالی اپنے بندے کی توبہ قبول فرماتا اور اس کے گناہ معاف کردیتا ہے بلکہ وہ تو اپنے بندے کی توبہ سے بہت زیادہ خوش ہوتا ہے، اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے توبہ کرنے والے کو خوشخبری دی ہے کہ :

(گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسے ہے جیسے اس کا کوئی گناہ نہیں) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (4250) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن ماجہ (3424) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

لھذا غسل اور نماز کی ادائیگی میں جلدی کریں تاکہ ظاہری اور باطنی دونوں طہارتیں جمع ہوسکیں، اور توبہ کو مؤخر نہ کرے کہ وہ کہتی رہے میں کل یا پھر پرسوں توبہ کرلوں گی، کیونکہ انسان کو علم نہیں کہ کب اور کہاں اس کی موت آجائے، لھذا ندامت سے قبل ہی توبہ کرلیں۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور اس دن ظالم شخص اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر کہے گا ہائے کاش کہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ اختیار کی ہوتی، ہائے افسوس کاش کہ میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا، اس نے تو مجھے اس کے بعد گمراہ کردیا کہ نصیحت میرے پاس آپہنچی تھی اور شیطان تو انسان کو وقت پر دغا دینے والا ہے}. الفرقان (27–29)۔

واللہ اعلم .